جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1294

تاریخ اجراء: 26جمادی الاولی1445ھ/11دسمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ہمارے ہاں کے اکثر جوتے سخت ہوتے ہیں جن کو پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی کیونکہ سجدے کی حالت میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگانا فرض ہے اور دونوں پاؤں میں سے ہر ایک پاؤں کی اکثر یعنی کم از کم تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا واجبات میں سے ہے۔ فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی اور اگر واجبات میں قصداً ایسا کیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

ہاں! اگر جوتا ایسا نرم ہے کہ اس میں پیروں کی انگلیاں موڑنے سے مڑ جاتی اور دبانے سے دب جاتی ہوں یعنی ان میں نماز پڑھنے سے کسی قسم کا فرض یا واجب یا سنت ترک نہیں ہوتی اور وہ جوتا بالکل پاک اور صاف ہے کہ کسی طرح کی اس پر نجاست نہیں تو ایسے جوتے پہن کر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر یہ بھی باہر کسی جگہ اگر نماز پڑھنی پڑے ورنہ مسجد میں جوتا پہن کر نماز پڑھنا عرفاً بے ادبی ہے اس لئے مسجد میں اس کی اجازت نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ شریف میں اس مسئلہ کی مکمل تنقیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "سخت اور تنگ پنجے کا جوتا جو سجدہ میں انگلیوں کا پیٹ زمین پر بچھانے اور اس پر اعتماد کرنے زور دینے سے مانع ہو ایسا جوتا پہن کر نماز پڑھنی صرف کراہت و اساءت درکنار مذہب مشہورہ ومفتیٰ بہ کی رُو سے راساً مفسد نماز ہے کہ جب پاؤں کی انگلی پر اعتماد نہ ہوا سجدہ نہ ہوا اور جب سجدہ نہ ہوا نماز نہ ہوئی۔ اور شک نہیں کہ ان بلاد میں اکثر جوتے سلیم شاہی پنجابی خوردنو کے منڈے گرگابی وغیرہا خصوصاً جبکہ نئے ہوں ایسے ہی ہوتے ہیں کہ انگلیوں کا پیٹ زمین پر باعتماد تمام بچھنے نہ دیں گے گو ان جوتوں کو پہن کر مذہب مفتی بہ پر نماز ہوگی ہی نہیں اور گناہ وناجوازی تو ضرور نقد وقت ہے

عرب شریف کے جوتوں میں صرف پاؤں کے نیچے چمڑا ہوتا تھا اور اوپر بندش کے لئے تسمہ جسے شراکت کہتے تھے پھر عرب میں نعل کی تعریف یہ تھی کہ نرم ورقیق ہو یہاں تک کہ صرف اکہرے پرت کی زیادہ پسند رکھتے، تو وہ کیسے ہی نئے ہوتے سجدہ میں فرض وواجب کیا کسی طریقہ مسنونہ کو بھی مانع نہ ہوتے اُن نعال پر یہاں کی جوتیوں کا قیاس صحیح نہیں، پھر اگر اسی طرح کے جوتے ہوں کہ سنت سجدہ میں بھی خلل نہ ڈالیں تو اگر وہ نئے بالکل غیر استعمالی ہیں تو انہیں پہن کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں بلکہ افضل ہے اگرچہ مسجد میں ہو۔ مگر عندالتحقیق استعمالی جوتے پہن کر نماز پڑھنی مکروہ ہے اور اگر معاذ اللہ نماز کو کہ حاضری بارگاہ شہنشاہ حقیقی ملک الملوک رب العرش عز جلالہ ہے ہلکا جان کر استعمالی جوتا پہنے ہوئے نماز کو کھڑا ہوگیا تو صریح کفر ہے پھر بے نیت استخفاف نری کراہت بھی اس حالت میں ہے کہ غیر مسجد میں ایسا کرے اور مسجد میں تو استعمالی جوتے پہنے جانا ہی ممنوع وناجائز ہے نہ کہ مسجد میں یہ جوتا پہنے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 07، صفحہ 367، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net